سبق۔8

ہمارا صوبہ بہار

- بہار کے مغربی چمپارن ضلع کے گوناہا گرلس مڈل اسکول میں کئی طالبات روزانہ نیپال سے پڑھنے آتی ہیں۔
- اتر پردیش سے آنے والی گاڑیوں کی جانچ قومی شاہراہ نمبر۔2 پر کرم ناشا کے نزدیک کی جاتی ہے۔
- بنگال بند کی وجہ سے پٹنہ آنے والی ریل گاڑیاں تاخیر سے پہنچتی ہیں اور جھارکھنڈ میں قومی شاہراہ نمبر۔33 میں دراڑ پڑنے سے راجو کے دادا جی آج پٹنہ نہیں پہنچ سکے۔

استاد نے بچوں کے سامنے کچھ سوال رکھے اور کہا— سوچ کر بتایئے ایسا کیوں ہوتا ہے؟

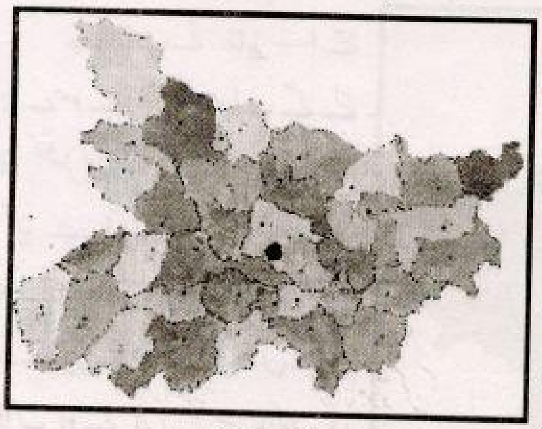
نقشہ۔8.1

انہوں نے پھر کہا— اب آیئے۔ ذرا نقشہ میں اپنے صوبہ بہار کو تلاش کریں۔ یہ مشرقی ہندوستان کا ایک اہم صوبہ ہے جو مشرق سے مغرب تک 483 کیلومیٹر لمبا اور شمال سے جنوب تک 345 کیلومیٹر چوڑا ہے۔

ہم اکثر اپنے پڑوس کے گھروں میں کھیلنے یا کسی کام سے آتے جاتے ہیں۔ ایسے گھر ہمارے پڑوسی کہلاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح صوبوں سے سٹے دوسرے صوبے بھی ہوتے ہیں، جو پڑوسی صوبہ کہلاتے ہیں۔ جیسے ہمارے پڑوسی ایک دوسرے کے کام آتے ہیں یا ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں، ٹھیک ویسے ہی ہمارے پڑوسی صوبہ بھی ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ بہار کے شمال جانب میں نیپال، مشرق میں مغربی بنگال اور جنوب

S.S.A. 2015-16 (Free)

میں جھارکھنڈ اور مغرب میں اتر پردیش صوبہ ہے۔ سڑکیں اور ریل لائینیں اپنے صوبہ کو پڑوسی صوبوں اور ملکوں سے جوڑتی ہیں۔

عملی سرگرمی

- اپنے پڑوسیوں کے نام لکھئے۔ پڑوسیوں کے یہاں کون کون سے واقعات آپ کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، سوچ کر لکھئے۔
- پڑوسی صوبوں کے واقعات سے آپ کا صوبہ کیسے متاثر ہوتا ہے؟ بتایئے۔
- پڑوسی صوبوں کے واقعات کی خبروں کو اخباروں سے کاٹ کر ایک اسکریپ بک تیار کیجئے اور ان کا اپنے صوبے پر پڑنے والے اثرات کو لکھئے۔

انتظامیہ کے زینے

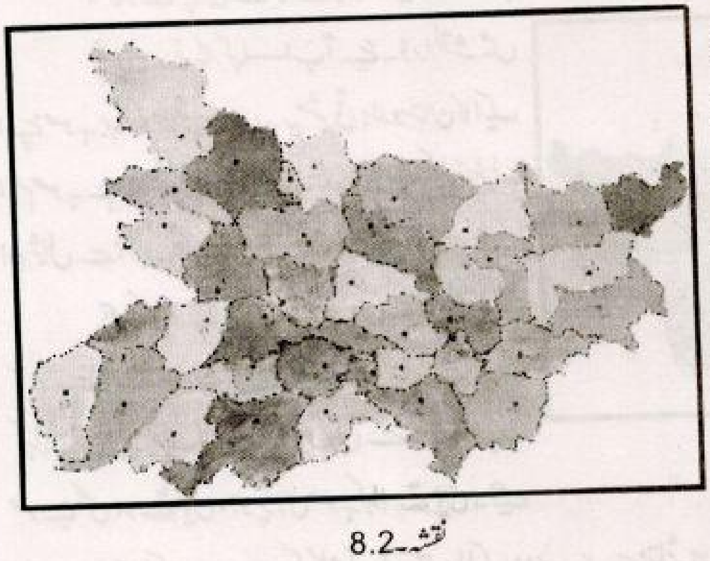

نقشہ۔8.2

استاد نے بتایا — اتنے بڑے صوبے کو انتظامی سہولت کے لئے 9 کمشنریوں اور 38 ضلعوں میں بانٹا گیا ہے۔ ایک کمشنری میں کئی ضلع ہوتے ہیں اور ضلعوں میں سب ڈویژن ہوتے ہیں۔ ان سب ڈویژنوں میں کئی بلاک ہوتے ہیں۔ ایسے بلاکوں کی تعداد 534 ہے۔ یہ بلاک کئی پنچایتوں سے مل کر بنے ہوتے ہیں۔

اپنے صوبہ کا نقشہ دیکھ کر اپنے ضلع کی چوہدی معلوم کیجئے۔

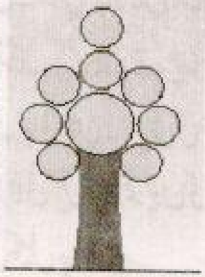

عملی سرگرمی

- درخت کی تصویر پر اپنے ضلع کا نام لکھ کر اس کے ماتحت آنے والے سب ڈویزنوں کی فہرست بنائیں۔ اس کام میں استاد کی مدد لیں۔
- آپ کے رشتہ دار کن کن ضلعوں میں رہتے ہیں۔ پتا کیجیے۔

آب و ہوا

بہار کے مشرق میں گرم اور سرد آب و ہوا اور مغرب میں گرم اور خشک آب و ہوا ملتی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا مانسونی ہے۔ یہاں عموماً تین موسم ہوتے ہیں۔ موسم گرما، موسم باراں اور موسم سرما۔

موسم گرما

استاد نے پوچھا— کیسے پتہ چلتا ہے کہ گرمی آ گئی؟

ریشما بول اٹھی— جب ہاٹ بازاروں، گھروں، سفروں میں ککڑی، کھیرا، تربوز، قلفی، لسی، شربت،، پنکھا، کولر، گھڑے اور صراحی کی مانگ بڑھ جائے تب سمجھئے کہ گرمی کا موسم آ گیا۔ ہولی کے بعد سے ہی گرمی پڑنی شروع ہوجاتی ہے جو جون تک رہتی ہے۔ اس دوران دھول بھری تیز ہوائیں اور آندھیاں چلتی ہیں، جسے لُو کہتے ہیں۔ کبھی کبھی ہلکی بارش بھی ہوجاتی ہے۔ اوسط درجہ حرارت 30° سیلسیس رہتا ہے جب کہ گرمی میں درجہ حرارت 40° سیلسیس سے زیادہ ہوجاتا ہے۔

موسم باراں

استاد نے فوراً پوچھا— موسم باراں کب آتا ہے اور اس وقت ہم لوگ کیا کیا کرتے ہیں؟

مہیش بولا— یہ موسم جون کے تیسرے ہفتے سے شروع ہوجاتا ہے جس سے اکتوبر تک بارش ہوتی ہے۔ برسات کا پانی کھیتوں، نالوں، گڈھوں میں بھر جاتا ہے۔ ندیوں میں سیلاب آتا ہے۔ کسان خریف فصل بونے لگتے

ہیں۔ جنوبی بہار میں کسان دھان کے بچڑے تیار کر کے روپتے ہیں۔ ان دنوں کدال، کھنتی، ٹریکٹر، بیل، بھینس، پلاسٹک کے جوتے، چھاتا وغیرہ کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ ان دنوں دیہی علاقے کی عورتیں بھی کھیتی کے کاموں میں لگ جاتی ہیں۔ نیپال کی ترائی میں پہاڑی سے تیزی سے گرنے کے بعد ندیاں اپنے ساتھ کافی مقدار میں مٹی اور کنکڑ پتھر لاتی ہیں، جو ندیوں کی تہہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ کر ندیوں کا پانی آس پاس کے علاقوں میں سیلاب کی شکل میں پھیل جاتا ہے۔

روہت بول اٹھا— اپنے صوبہ میں سیلاب بھی بہت آتا ہے۔

استاد نے بتایا— سیلاب کا اصل ذریعہ گنڈک، باگمتی، کملا، بکیہ، کریہہ، مہانندا کوسی وغیرہ ندیاں ہیں، جن کا منبع نیپال میں ہوتا ہے۔ سوپول سے دکھن سہرسہ ضلع تک لگ بھگ 110 کیلومیٹر تک کے مشرقی باندھ اور مدھوبنی سے دکھن کھگڑیا تک 90 کیلومیٹر تک کے مغربی باندھ کے بیچ کے لگ بھگ 10 کیلومیٹر کی چوڑائی والے علاقے کے لوگ سال میں تقریباً تین چار مہینے دوہری زندگی جیتے ہیں۔

دوہری زندگی کا مطلب

استاد بولے— پچھلے دنوں میری ملاقات سہرسہ ضلع کے ایک کسان سے ہوئی تھی۔ بات چیت میں انہوں

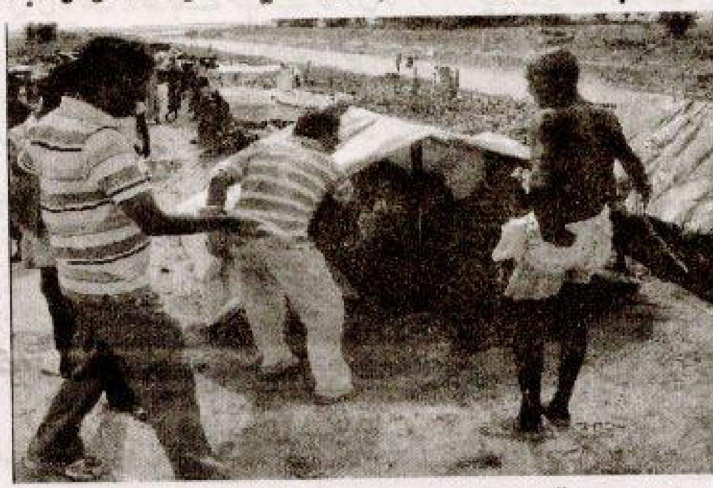

تصویر۔ 8.3 سیلاب راحت کیمپ

نے بتایا کہ مشرقی باندھ سے مغربی باندھ کے بیچ لگ بھگ 1100 مربع کیلومیٹر میں رہنے والے لوگ لگ بھگ چار مہینے تک دربدری کی زندگی جیتے ہیں۔ ایسا برسات کے دنوں میں ہوتا ہے۔ لوگ سیلاب کے امکانات کے پیش نظر باندھوں اور ٹیلوں پر رہنے چلے جاتے ہیں۔ وہ لوگ پھوس اور پلاسٹک کی کام چلاؤ چھت دیوار بنا کر رہتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے مویشیوں کو اونچے مقام پر رکھ کر حفاظت کرتے ہیں۔ ایسا اس لئے کہ سیلاب کا پانی ان کے مویشیوں کو بہا نہ لے جائے۔

گھروں کو چھوڑ کر باندھ کے کنارے پر جانے سے پہلے کھیت میں ڈھینچا کے بیج ڈال دیتے ہیں۔ بعد میں سیلاب کا پانی اترنے پر ڈھینچا کے پودے ڈنٹھل کی شکل میں تیار ہو جاتے ہیں، جو جلاون کے کام میں آتے ہیں۔

معلوم کیجئے۔

- فصل کے بجائے دربدر لوگ ڈنٹھل والے ڈھینچا کے بیج کیوں چھینٹ دیتے ہیں؟
- جنوبی بہار میں ڈھینچا کے ڈنٹھل جیسے کسی پودے کی تلاش کیجئے۔ ڈھینچا کے بیج کیسے ہوتے ہیں؟
- باندھ اور ٹیلہ کیا ہے؟

باندھوں پر رہتے ہوئے یہ مویشیوں کے دودھ کی فروختگی، بچا کر رکھے گئے اناج، مچھلی پکڑنے اور سرکاری امداد پر منحصر ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے گاؤں اور کھیتوں کو پانی میں ڈوبتے دیکھتے رہتے ہیں۔ سیلاب سے گھرے گاؤں میں اپنے گھروں کو دیکھنے کے لئے ان کے پاس اپنی کشتی ہوتی ہے، جس کی مدد سے وہ لوگ گھر کی دیکھ بھال کرتے ہیں یا کام کی چیزیں لے آتے ہیں۔ یہ کشتیاں سرکاری مدد سے بھی ملتی ہیں۔ پانی اترتے ہی وہ گاؤں واپس آ جاتے ہیں اور سیلاب کے ذریعہ لائی گئی ریتیلی مٹی میں پرول، ککڑی، شکرقند، تربوز اور ڈومٹ مٹی میں مکئی، دلہن، گیہوں وغیرہ کی فصلیں اپجاتے ہیں۔ اگلے آٹھ مہینوں کے لئے پھر سے گرہستی جماتے ہیں کیونکہ اگلے سال پھر سے چار مہینے سیلاب کی تباہی جھیلنے کو تیار رہنا پڑتا ہے۔

بتائیے:

1۔سیلاب کا پانی اترتے ہی گاؤں اور گھروں کی ابتدائی ضرورتیں کیا کیا ہوتی ہوں گی؟

2۔برسات میں شمالی بہار کے لوگوں کو کس طرح کی پریشانیاں جھیلنی پڑتی ہیں؟

3۔سیلاب سے بچاؤ کے طریقے بتائیے۔

لیکن کیا یہ برسات پورے صوبہ میں یکساں طور پر ہوتی ہے؟ اس وقت میں کہیں سیلاب آتا ہے تو کہیں کھیتوں میں بھی پورا پانی نہیں رکتا اور کہیں کئی کیلومیٹر تک پانی ہی پانی نظر آتی ہے۔ یہ پانی لگ بھگ چار مہینوں تک کھیتوں میں جمع رہتا ہے۔ اب سوچو، برسات کے موسم میں صوبے کے الگ الگ حصوں میں عام زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

کوسی کمشنری کے ضلعوں میں رہنے والے لوگوں کے بارے میں برسات کے مہینوں میں اخباروں سے جانکاری جمع کرو اور ایسی خبروں کی اسکریپ بک بناؤ۔

ٹال علاقے کا ایک گاؤں

پٹنہ سے مشرق کا ایک بڑا حصہ فتوحہ سے بڑہیا، مکامہ تک ٹال یا تال علاقہ کہلاتا ہے۔ ذرا وہاں کی کہانی بھی انہی لوگوں سے سنئے۔ برسات میں جنوبی بہار کی ندیوں کے پانی کا ایک بڑا حصہ گنگا میں نہیں سماپاتا ہے۔ یہ پانی پورے بڑے علاقے میں دور دور تک پھیل جاتا ہے اور ایک بڑا تال سا منظر نظر آتا ہے۔ ریل گاڑی سے پٹنہ سے جھا جھا جاتے وقت دونوں طرف سمندر جیسا منظر نظر آتا ہے اور بیچ سے ریل گاڑی گزرتی ہے۔ ایک چھوٹے اسٹیشن پر اتر کر جب وہاں کے لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ چاروں طرف پانی بھرا ہے، دھان کی فصل روپو گے نہیں تو پھر کھاؤ گے کیسے؟

رام دھنی، یہی نام تھا اس آدمی کا، جس نے جواب دیا— لگتا ہے پہلی بار ادھر آئے ہو۔ ارے یہ ٹال علاقہ ہے۔ اس ٹال میں کسی کا گھر نہیں ہوتا۔ یہاں ہم خریف کی فصل تو بوتے ہی نہیں۔ اکتوبر میں جب سارا پانی زمین جذب کر لیتی ہے اور زمین دلدلی ہوتی ہے، تب ہم اس میں دلہن اور ربیع کی فصلیں بودیتے ہیں۔

کیا تین چار مہینے پانی بھرے رہنے پر کھیتوں میں مینڈ بچے رہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ ہنس پڑا اور بولا — مینڈ! ہمارے ان کھیتوں میں مینڈ ہوتے ہی نہیں ہیں۔

پھر بھلا فصلوں کی روپائی یا کٹائی کیسے کرتے ہوں گے؟

وہ بتانے لگا — پانی بھرے رہنے سے مینڈ ختم ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنے اپنے کھیتوں کی بوائی انداز سے کر دیتے ہیں۔ ان میں چنا، مسور، سرسوں، تیسی، گیہوں ہوتا ہے۔ فصل تیار ہونے پر اپنی زمین کے کاغذات میں درج لمبائی، چوڑائی کو دیکھ کر فصل کاٹ لیتے ہیں۔ سبھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ مٹی دلدلی ہونے کی وجہ سے ربیع کی زبردست فصل ہوتی ہے۔

اس نے یہ بھی بتایا کہ یہی وجہ ہے کہ ادھر دال چھانٹنے والی کئی ملیں ہیں۔ مویشیوں کے لئے بھرپور بھوسہ ہوتا ہے۔ یہ دودھ دینے والے مویشیوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔

کیا کوئی علاقہ سبزیوں کی پیداوار کے لئے موافق ہے؟

ہاں، پٹنہ کے قریب دیارا اور جلا علاقہ۔

پتا کیجئے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

عملی سرگرمی

(الف) فرض کیجئے کہ صوبہ کے دوسرے حصوں میں کھیتوں سے مینڈ ہٹا دی جائیں تو کیا ہوگا؟

(ب) ویسی چیزوں کی فہرست بنایئے جو ہمیں ٹھنڈ سے بچاتی ہیں۔

(ج) دُرگا پوجا سے سرسوتی پوجا کے بیچ کے مہینوں کو لکھئے اور اس دوران کون کون سے تہوار منائے جاتے ہیں، ان کی فہرست بنایئے۔

موسم سرما

اب جاڑے کی بات کریں۔

استاد کے گفتگو شروع کرنے سے پہلے ہی ننجے بول پڑا — جاڑے میں ٹھنڈ پڑتی ہے۔ میری ماں رضائی اور

کمبل اوڑھنے کے لئے نکال لیتی ہیں۔ ہم لوگ لکڑی جلا کر الاؤ تاپتے ہیں۔ ماں کہتی ہیں کہ ان دنوں کھانے پینے کی چیزیں جلدی خراب نہیں ہوتی ہیں۔ دادا جی تو گرم پانی پیتے ہیں۔ گرم گرم چائے تو سب کو بھاتی ہے۔ اون کی فروختگی بڑھ جاتی ہے۔ ٹھنڈ سے بچنے کے لئے لوگ گلوبند باندھتے ہیں۔

راجو نے ٹوکا— ہاں سر، اپنے ہیڈ سر صاحب بھی ان دنوں ٹوپی پہن کر آتے ہیں اور سب کو کان ڈھکنے کے لئے کہتے ہیں۔

وہ سب تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ سب کتنے دنوں تک چلتا ہے؟ گرو جی پوچھ بیٹھے۔

اب سب چپ۔ استاد نے مسکراتے ہوئے کہا— درگا پوجا سے سرسوتی پوجا تک درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ دسمبر اور جنوری مہینے میں سرد لہر چلتی ہے۔ سرد لہر میں درجہ حرارت 5 سے 10 ڈگری سینٹی گریڈ تک چلا جاتا ہے۔ عموماً دوپہر تک کہرا چھایا رہتا ہے۔

زرعی پیشہ

بچو، تم اگر گاؤں میں رہتے ہوگے تو ہر صبح دیکھتے ہوگے کہ خاندان کے لوگ کھیت، کھلیان میں لگے ہیں۔ وہ کئی قسم کی فصلیں اپجاتے ہیں۔ گاؤں میں یہی اہم ذریعۂ معاش ہے۔ اپنے صوبہ بہار میں دھان کی کھیتی اہم ہے۔ دھان سے ہی چاول حاصل ہوتا ہے۔ یہی ہماری اہم غذائی جنس ہے۔ پھر گیہوں، مکئی، دلہن اور تلہن کی بھی کھیتی ہوتی ہے۔ یہ سبھی فصلیں براہ راست یا بالواسطہ طور پر کسان استعمال میں لاتے ہیں۔ لیکن ویشالی، سمستی پور اور مظفر پور ضلعوں میں تمباکو، چھپرا، سیوان، گوپال گنج اور چمپارن علاقے میں گنا اور پورنیہ، کٹیہار، ارریہ اور کشن گنج ضلعوں میں جوٹ کی کھیتی ہوتی ہے۔ ان فصلوں کو کارخانوں میں لے جایا جاتا ہے۔ تمباکو سے سگریٹ اور بیڑی، گنا سے چینی، گڑ اور جوٹ سے پاٹ کے سامان بنائے جاتے ہیں۔

جنگل

بہار میں صرف 6.4 فی صد ارضی حصے پر جنگل ہیں۔ شمال، مغرب میں ہمالیہ کی ترائی میں سومیشور کی پہاڑیوں میں جنگل ملتے ہیں۔ ارریہ اور پورنیہ ضلع کے کچھ حصوں میں چھٹ پٹ جنگل پائے جاتے ہیں۔ جموئی اور بانکا ضلعوں میں بھی کچھ حصوں میں جنگل ہیں۔ گیا اور نوادہ ضلعوں میں بھی جھارکھنڈ کی سرحد سے متصل کچھ حصے جنگل سے ڈھکے

ہیں۔ راجگیر کی پہاڑیوں اور کیمور کی پہاڑیوں پر بھی جنگل ملتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر علاقوں میں چھٹ پٹ جنگل ہیں۔

تمباکو

ہم نے اکثر کئی لوگوں کو تمباکو کھاتے دیکھا ہوگا۔ کیا تم نے کسی تمباکو کی دکان پر 'سریسا تمباکو' کی تختی دیکھی ہے؟ اس کا مطلب کیا ہے؟ کبھی سوچا ہے؟ استاد کی یہ باتیں چونکانے والی تھیں۔ سچ مچ ایسی تختی تو تمباکو کی دکانوں میں ملتی ہے۔

گرو جی نے کہا— میں تمباکو بیچنے والے نارائن لال کو بلاتا ہوں۔

دوسرے دن استاد کے ساتھ نارائن لال آئے اور سریسا تمباکو کی جانکاری دی۔

نارائن پال نے بتایا کہ شمالی بہار میں سمستی پور، مظفر پور اور ویشالی ضلعوں کے کچھ کچھ بلاکوں میں تمباکو اپجایا جاتا ہے۔ ان علاقوں کو مجموعی طور پر سریسا علاقہ بولا جاتا ہے۔

یہ کسی خاص گاؤں کا نام نہ ہو کر تمباکو پیدا کرنے والے پورے علاقے کا ہی نام ہے۔ اس علاقے کا تمباکو ملک کے دیگر صوبوں میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ یہاں کے کسانوں کی کھیتی باڑی کا مطلب کھیتوں کو خوب صاف رکھ کر تمباکو کے پودوں کو لگانا، اس کے پتوں کو سکھانا اور انہیں تاجروں کے ہاتھوں بیچ دینا ہوتا ہے۔ ہمارے جیسے کئی چھوٹے دکانداروں کا ذریعۂ معاش یہی تمباکو کی فروختگی ہے۔ اس علاقے کے کسان بہت محنت سے تمباکو کے پودے اگاتے ہیں۔ یہاں کی مٹی بھی چونا ملی ہوتی ہے۔ ایک قطار میں ایک ایک ہاتھ کی دوری پر چاروں طرف چھوڑتے ہوئے تمباکو کے پودے روپے جاتے ہیں۔ شروعات کے ایک ہفتہ تک دھوپ سے بچانے کے لئے دن میں پودوں کو کیلے کے پتوں یا ٹوکری سے ڈھک دیتے ہیں۔ کیاریوں میں گھاس، پھوس اور ڈھیلے بالکل نہیں رہتے۔ تمباکو کے پودے دھیرے دھیرے بڑے ہو کر پھیلتے ہیں۔ بعد میں انہی پتوں کو توڑ کر انہیں تر کر کے دھیرے دھیرے سکھاتے ہیں اور پتوں کو لپیٹ کر رکھتے جاتے ہیں۔ چوں کہ سریسا علاقے کے تمباکو کافی کڑکدار ہوتے ہیں، اس لئے تمباکو بیچنے والے سریسا کے نام کا استعمال تمباکو کو موثر بنانے کے لئے کرتے ہیں۔

میٹھی چینی کہاں سے آتی؟

'گرو گڑ اور چیلا چینی' یہ محاورہ ہم روزانہ اپنی روزمرہ کی بات چیت میں کہتے سنتے ہیں۔ مگر کیا کبھی سوچا ہے کہ

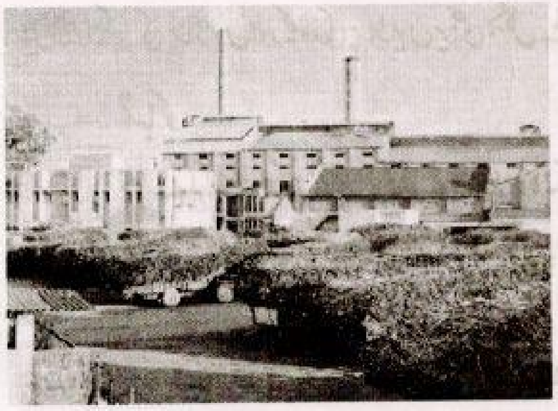

تصویر-8.4 چینی مل

گڑ اور چینی آتی کہاں سے ہے؟ گڑ اور چینی کی کہانی جاننے کے لئے بہار کے شمال مغرب میں واقع گوپال گنج یا مغربی چمپارن پہنچنا ہوتا ہے۔ استاد نے کہا تو سبھی بچے سنبھل کر بیٹھ گئے اور بالکل خاموشی چھا گئی۔

استاد کہنے لگے— میں وہاں ایک کام کے سلسلے میں گیا تھا۔ وہاں نیپال کی پہاڑیوں کا پانی بہہ کر آتا ہے اور مٹی میں چونے کا عنصر چلا آتا ہے۔ یہ مٹی گنا کی کھیتی کے لئے مناسب ہے۔ میں نے دیکھا کہ سیکڑوں ٹریکٹر پر گنے لدے ہوئے ہیں اور وہ چینی ملوں کی طرف جا رہی ہیں۔ چینی ملوں میں کسان گنوں کو بیچ دیتے ہیں۔

تبھی منوج بولا— میرے نانا جی بڑے کسان ہیں۔ وہ اکیلے سوسوا سو ٹریکٹر گنا بیچتے ہیں۔ پھر انہی گنوں کے رس سے گڑ اور چینی بنائی جاتی ہے۔ یہی سچ ہے نا سر؟

بالکل ٹھیک۔ چونکہ کسانوں کے گنے خریدنے کے لئے ملیں تیار رہتی ہیں اور انہیں نقد پیسہ بھی دے دیتی ہیں، اس لئے یہاں کے کسان گنا اپجانا پسند کرتے ہیں۔ کسان بھی گنے کی فصل ایک ہی کھیت میں دو تین بار لگاتار اپجا کر نقدی حاصل کر لیتے ہیں۔ چینی ملیں ان گنوں سے رس نکال کر چینی بناتی ہیں اور پھر یہی چینی بوروں میں بھر کر بازار پہنچتی ہے۔ چھوٹے کسان گنوں کی پیرائی کھلیانوں میں ہی کر کے تیار رس سے گڑ بنا لیتے ہیں۔ ان گڑوں کی بھی فروختگی آسانی سے ہو جاتی ہے۔

استاد آگے بولے— وہاں بہت سارے لوگوں کو ان چینی ملوں میں روزگار ملا ہوا ہے۔ مقامی لوگ گنے کو ڈھونے کے لئے ٹریکٹر خرید کر کرائے پر دیتے ہیں۔ گنا کی پیداوار سے کسانوں کے علاوہ کئی لوگوں کو روزگار حاصل ہوتا ہے۔

تبھی منجو بول اٹھی— ہاں سر، میری موسی کا گھر سارن ضلع میں ہے۔ وہاں چینی ملیں بھی ہیں اور چاکلیٹ بھی

بنتی ہے۔ وہ جب بھی آتی ہیں، ہم لوگوں کے لئے گڑ کی ڈھیلیاں اور ڈھیر ساری چاکلیٹ لاتی ہیں۔

استاد بولے۔۔۔ویسے آپ کی بولی بھی گڑ جیسی ہی میٹھی ہے۔ چلئے، اب ٹفن کا وقت ہو گیا۔

ہاں ہاں، چلو چلو سب چلتے ہیں۔

(الف) معلوم کیجئے، گنے کو کسان ملوں میں لے جا کر کیسے تولتے ہوں گے اور تیار چینی کو بازار میں بھیجنے کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہوگی؟

(ب) چھوٹے کسان گنوں کے چھلکوں کا کیا استعمال کرتے ہوں گے؟ سوچ کر بتایئے۔

(ج) بتیا میں گنے کی پیداوار کرنے والے کسان کاغذ ملوں اور ڈیسٹیلر یوں کو کچے مال بھی دستیاب کراتے ہیں۔ بتایئے ایسا کیسے ممکن ہے؟

جنگلی جانور

بچو، کیا آپ جانتے ہیں کہ جنگل میں کئی جانور رہتے ہیں۔ باگھ، بھالو، ہرن، بارہ سنگا، نیل گائے اور ہاتھی جیسے کئی جانور، جنگل میں منگل مناتے ہیں۔ باگھ ہمارا قومی جانور ہے۔ کبھی بہار کے گھنے جنگلوں میں باگھ اور ہاتھیوں کی بھرمار تھی۔ لیکن آبادی کے بڑھنے سے جنگل سمٹتے گئے اور جنگلی جانور گھٹتے گئے۔ آج بھی مغربی چمپارن ضلع کے بالمیکی نگر سینکچیوری (جنگلی جانوروں کی جائے پناہ) میں رات کے وقت باگھوں کی دہاڑ سنائی دیتی ہے۔ یہاں پر باگھ کے علاوہ جنگلی سور، بھالو اور ہرن بھی کافی تعداد میں ملتے ہیں۔ بالمیکی نگر سینکچیوری کے علاوہ روہتاس ضلع کا کیمور سینکچیوری، نالندہ ضلع کا راجگیر سینکچیوری، گیا میں گوتم بدھ سینکچیوری اور کھڑگپور کی پہاڑیوں کے بیچ واقع بھیم باندھ سینکچیوری اور اس کے شکم میں گرم پانی کے سوتے کسی کو بھی متوجہ کر سکتے ہیں۔ گنگا اور سون ندی کے دیارے میں اگی لمبی گھاسوں کے بیچ نیل گائیوں کو دوڑتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہاں سانپ کی مختلف نسلیں ملتی ہیں۔ ان میں گہون (کوبرا) کریت، دھامن وغیرہ خاص طور سے ملتے ہیں۔ اسی طرح بیگوسرائے ضلع کے کانور جھیل علاقے میں جاڑے کے موسم میں ملکی اور غیر ملکی پرندوں کا جھنڈ دیکھا جا سکتا ہے۔ پٹنہ شہر میں واقع سنجے گاندھی چڑیا خانہ بھی جنگلی جانوروں کو نزدیک سے دیکھنے کی ایک پرکشش جگہ ہے۔ جاڑے کے دنوں میں پٹنہ کے داناپور فوجی چھاونی کے نزدیک گنگا کے

کنارے پر سائبیرین کرین کافی تعداد میں آتے ہیں۔

آبادی

بچو، کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ہر دسویں سال مردم شماری ہوتی ہے۔ 2001ء میں جو مردم شماری ہوئی تھی، اس میں بہار کی کل آبادی 8 کروڑ سے زیادہ تھی۔ بہار سے زیادہ لوگ صرف اتر پردیس اور مہاراشٹر میں رہتے ہیں۔ 2011ء میں پھر مردم شماری ہوئی ہے۔ یہاں زیادہ تر لوگ گاؤں میں رہتے ہیں۔ لیکن کئی بڑے شہر بھی ہیں۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ سب سے بڑا شہر ہے۔ اس شہر میں قریب 20 لاکھ لوگ رہتے ہیں۔ بہار کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ جنگلوں کو کاٹ کر لگاتار کھیت بنایا جا رہا ہے۔ بہت زیادہ کھیتی کرنے سے بھی زمین کی زرخیزی کم ہوتی جاتی ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ اول تو ایک ہی کھیت سے لگاتار کئی طرح کی فصلیں اپجائی جاتی ہیں، اور دوم یہ کہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے کیمیائی کھادوں کا کثیر مقدار میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی زمین کی زرخیزی کے برباد ہونے کی ایک اہم وجہ ہے۔ بڑھتی شہرکاری سے آمد و رفت کے ذرائع میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ان وجوہات سے آلودگی بھی پھیل رہی ہے۔ بہار کی آبادی کے اضافے کو روکنا ضروری ہے۔ پھر سبھی پڑھیں، لکھیں، صحت مند رہیں۔ یہی سب کا خواب ہونا چاہئے۔

عملی سرگرمیاں

(الف) بہار کے نقشے پر ان ضلعوں کو دکھایئے، جہاں جنگل پائے جاتے ہیں۔

(ب) جنگل نہ ہو تو کیا ہوگا؟ سوچئے اور کلاس میں تذکرہ کیجئے۔

(ج) بہار میں پائے جانے والے جنگلی جانوروں کی فہرست بنایئے۔

(د) بہار کے نقشہ میں تمام ضلعوں کو دکھا کر اس کی اپنے کلاس میں نمائش کیجئے۔

﴿ مشق ﴾

1 صحیح متبادل پر (✓) کا نشان لگائیں:

(i) ربیع کی فصلوں کے لئے ٹال علاقہ واقع ہے—

(الف) ترائی علاقے میں (ب) پٹنہ سے مشرق میں

(ج) پٹنہ سے مغرب میں (د) شاہ آباد میں

(ii) سومیشور پہاڑیاں ہیں—

(الف) ترائی علاقے میں (ب) راجگیر میں

(ج) کیمور میں (د) مندار ہل میں

(iii) سریا علاقے میں شامل اضلاع ہیں—

(الف) سیتامڑھی۔مدھوبنی۔سوپول (ب) سوپول۔سہرسہ۔ارریہ

(ج) ویشالی۔سستی پور۔مظفر پور (د) جہاں آباد۔پٹنہ۔گیا

(iv) گنا پیدا کرنے والے اضلاع ہیں—

(الف) کشن گنج۔ارریہ۔جوگبنی (ب) پورنیہ۔کٹیہار۔بھاگلپور

(ج) گیا۔نوادہ۔بہار (د) گوپال گنج۔بتیا۔موتیہاری

2 سوالوں کے جواب بتایئے:

(الف) بہار کی چوہدی لکھیں۔

(ب) ٹال علاقے کی خصوصیات کی وضاحت کریں۔

(ج) سریا علاقے میں کون کون سے اضلاع آتے ہیں اور ان کی کیا اہمیت ہے؟

(د) بہار کی زیادہ تر چینی ملیں شمالی بہار میں ہیں۔کیوں؟

(ہ) سیلاب کا پانی اترتے ہی گاؤں اور گھروں کی ابتدائی ضرورتیں کیا ہوتی ہوں گی؟

(ی) برسات میں شمالی بہار کے لوگوں کو کس طرح کی پریشانیاں جھیلنی پڑتی ہیں؟

(ے) سیلاب سے بچاؤ کا کیا حل ہے؟

سبق-9

بہار کی سیر-1

مڈل اسکول میں پڑھنے والی ریشما بہت خوش تھی۔ اس کے درجہ 6 کے تمام طلباء اپنے کلاس ٹیچر کے ساتھ بودھ گیا، راجگیر، نالندہ اور پاواپوری کے تاریخی مقامات کو دیکھنے جا رہے تھے۔ استاد نے بچوں کو اپنے ساتھ قلم، ڈائری، پانی کی بوتلیں رکھ کر صبح 6 بجے اسکول کے احاطے میں بلایا تھا۔ وہیں سے بس کھلنے والی تھی۔

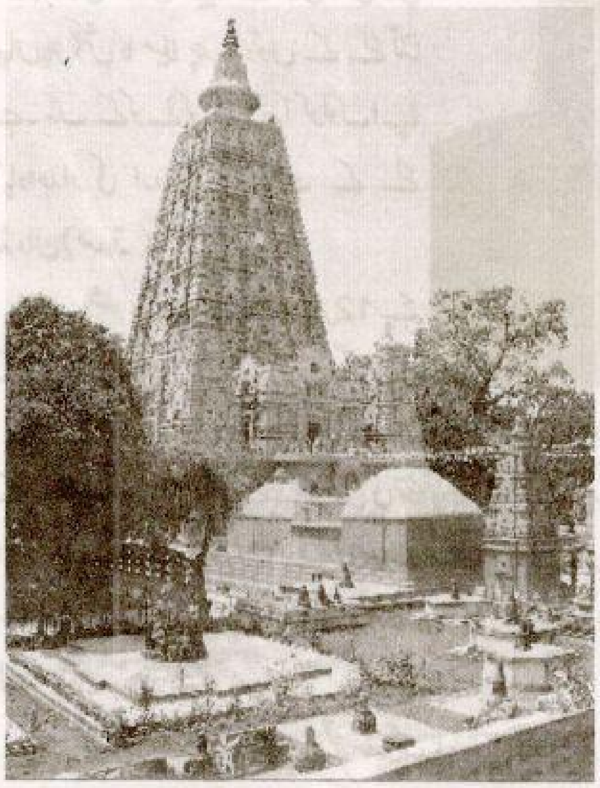

تصویر۔9.1 مہابودھی مندر

اگلے دن بھی بچے وقت مقررہ پر اسکول پہنچے۔ وہ بس کے ذریعہ سب سے پہلے، بودھ گیا، پہنچے۔ بچوں نے پہلے مہابودھی مندر دیکھا۔ اس مندر کو عالمی وراثتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس مندر میں مراقبے میں جاتے ہوئے گوتم بدھ کے مجسمہ کو دیکھنے کے بعد سب نے مندر کے پیچھے موجود بودھی درخت کو دیکھا۔ اسی درخت کے نیچے گوتم کو گیان (عرفان) حاصل ہوا تھا اور وہ گوتم بدھ کہلانے لگے۔

بودھی درخت کے نیچے بیٹھ کر کئی بودھ مبلغ بھگوان بدھ کی عبادت کر رہے تھے۔ اس مندر کے بغل میں واقع مُچ لِند سروور (تالاب) میں بچوں نے مچھلیوں کو دانا کھلایا۔ سروور میں مچھلیاں بھری پڑی تھیں۔ اتنی ساری مچھلیوں کو دیکھ

کر بچوں کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ مندر کے اردگرد کئی ملکوں نے بھگوان بدھ کی مندریں بنوا رکھی ہیں۔ بچوں نے ان کو بھی دیکھا اور اہم باتوں کو نوٹ کیا۔

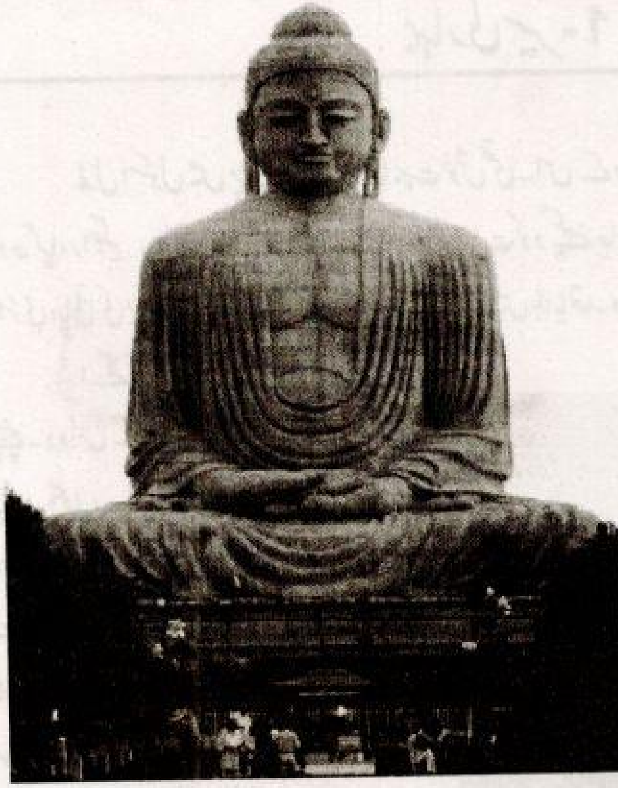

تصویر۔9.2 عبادت میں محو مہاتما بدھ

وہاں سے بچے پھلگو ندی کے کنارے پر گیا میں واقع وشنو پد مندر دیکھنے پہنچے۔ یہاں بھگوان وشنو کے پاؤں کے نشان ہیں۔ اس مندر کو کالے پتھروں سے رانی اہلیہ بائی نے بنوایا تھا۔ وہاں کے پجاریوں نے بتایا کہ ہر سال آشون مہینے کے کرشن پکش میں یہاں پتر پکش کا میلا پندرہ دنوں کے لئے لگتا ہے۔ ملک کے کونے کونے سے آکر لوگ اپنے آباواجداد کی ارواح کی نجات کے لئے پنڈدان (صدقہ) کرتے ہیں۔

وشنو پد سے سبھی بچے دوپہر 12 بجے کے آس پاس راجگیر پہنچے۔ راجگیر کے گرم پانی کے کنڈ میں ہاتھ پاؤں دھونے سے بچوں کی تھکاوٹ دور ہوگئی۔ سب نے کھانا کھایا۔ اس دوران استاد نے بتایا کہ راجگیر چاروں طرف پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ ان پہاڑیوں میں گندھک ہے۔ اس لئے یہاں سے گرم پانی کا رساؤ ہوتا ہے۔ بچوں نے میں منیار مٹھ، جراسندھ کا اکھاڑا دیکھا اور شانتی استوپ دیکھنے کے لئے پہاڑی کی طرف چل پڑے۔

شانتی استوپ پہاڑی پر واقع سفید گنبد کی شکل کا استوپ ہے۔ جس کے چاروں طرف میں بدھ کے چار مجسمے الگ الگ انداز میں دکھائی پڑتے ہیں۔ پہاڑی پر پہنچنے کے لئے رجّو مارگ (Rope way) سے بھی پہنچا جاسکتا

ہے۔ پہاڑی کی چوٹی پرواقع شانتی استوپ حیرت انگیز منظر پیش کرتا ہے۔
یہاں سے چاروں طرف پہاڑیاں دکھائی دیتی ہیں۔ استاد نے مگدھ کے راجا اجات شترو اور بدھ کے

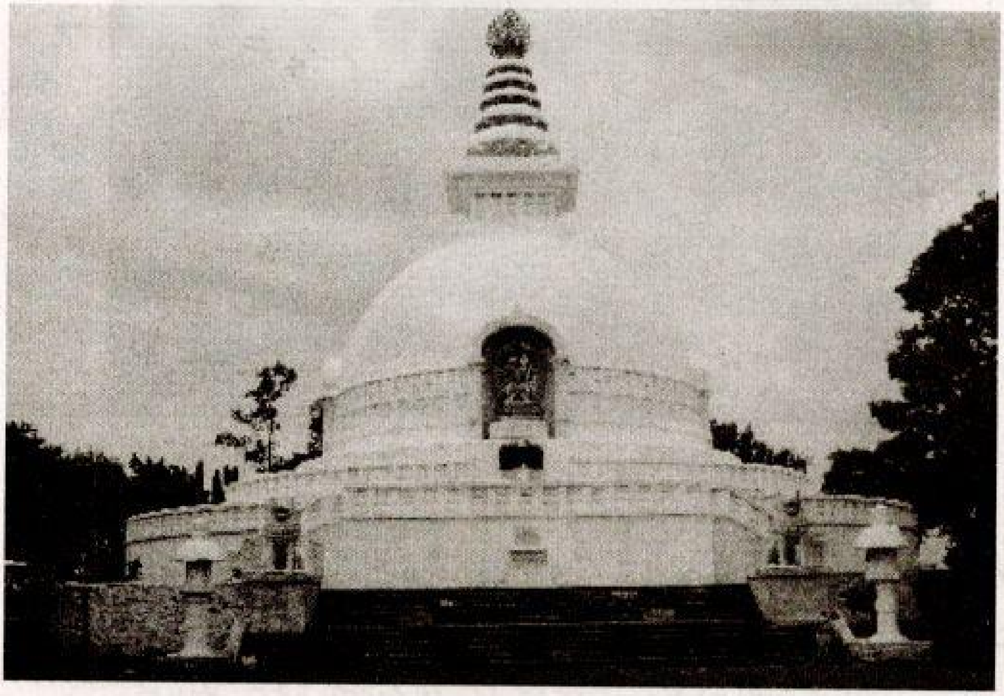

تصویر۔9.3 شانتی استوپ، راجگیر

بارے میں کچھ بتایا۔

راجگیر سے چل کر بچے 3 بجے سہ پہر نالندہ پہنچے۔ راستے میں ہی استاد نے بچوں کے لئے کھانا خریدا۔
نالندہ میں 5 ویں صدی عیسوی میں قائم شدہ نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈر باقیات کی شکل میں ہیں۔ یہ یونی ورسٹی درس وتدریس کے بین الاقوامی مرکز کی شکل میں مشہور تھی۔ یہاں داخلہ کے لئے داخلہ امتحان ہوتا تھا۔ ملک و بیرون ملک سے تقریباً 10 ہزار طالب علم یہاں رہ کر مطالعہ کرتے تھے۔ بچوں نے یہاں کتب خانہ اور ہاسٹل دیکھا۔ یہیں پر ایک میوزیم میں کئی نایاب مخطوطات اور مجسمے دیکھے۔ کچھ بچوں نے کتابیں بھی خریدیں۔

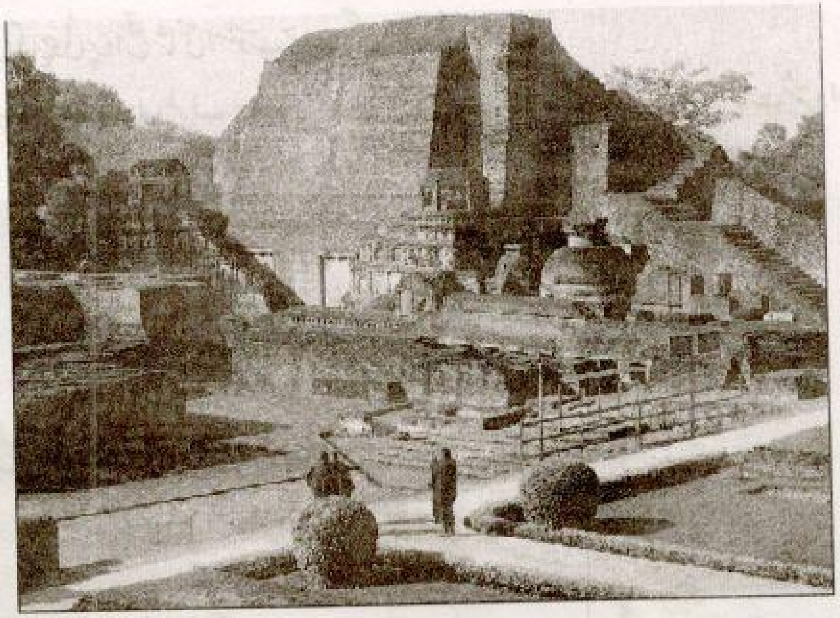

تصویر-9.4 نالندہ یونیورسٹی

یہاں سے سب پاواپوری میں واقع جل مندر دیکھنے پہنچے۔ تالاب کے بیچوں بیچ واقع جل مندر میں بھگوان مہاویر کی مورتی دیکھی۔ تالاب میں مچھلیوں اور کمل کے پھول قدرتی طور پر مندر کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں بھگوان مہاویر نے اپنے جسم کو تیاگ کر معرفت الٰہی حاصل کی تھی۔

تصویر-9.5 جل مندر، پاواپوری

چونکہ شام گھر آئی تھی اس لئے سبھی بس میں سوار ہو کر لوٹنے لگے۔ استاد نے بتایا کہ باز و میں ہی نوادہ ضلع ہے، جہاں کا ککولت جھرنا ٹھنڈے پانی کے لئے مشہور ہے۔ یہ ایک دلکش قدرتی مقام ہے۔ وقت کی کمی کے سبب ہم لوگ وہاں نہیں جا سکے۔

سبھی بچے دیر رات تک اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔

اپنے اسکول سے ان سیاحتی مقامات تک پہنچنے کے لئے سڑک کے راستے اور ریل کے راستے کا پتہ کیجئے اور ایک رُوٹ چارٹ بنایئے۔

﴿ مشق ﴾

1 خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

(الف) پتر پکش کا میلا..................پکش میں لگتا ہے۔

(ب) مہابودھی مندر کے نزدیک..................سرو ور ہے۔

(ج) پاواپوری میں..................مندر ہے۔

(د) مہاویر نے..................میں معرفت حاصل کی تھی۔

(ہ) نالندہ یونیورسٹی..................کا بین الاقوامی مرکز تھا۔

2 صحیح جوڑے لگائیے۔

مُچ لند سرو ور	نوادہ ضلع
رانی اہلیہ بائی	راجگیر کی پہاڑی
شانتی استوپ	وشنو پد مندر
ککولت جھرنا	بودھ گیا

3 صحیح متبادل پر (✓) کا نشان لگائیں:

(i) گوتم بدھ کو عرفان کہاں حاصل ہوا تھا—

(الف) پاواپوری (ب) ویشالی (ج) بودھ گیا

(ii) گیا میں واقع وشنو پد مندر کس نے بنوایا تھا—

(الف) رانی اہلیا بائی (ب) اجات شترو (ج) اشوک

(iii) بہار میں گرم آبی کنڈ کہاں واقع ہے—

(الف) پاواپوری (ب) راجگیر (ج) گیا

(iv) ککولت مشہور ہے—

(الف) ٹھنڈے پانی کے لئے (ب) گرم پانی کے لئے (ج) مندروں کے لئے

(۷) جراسندھ کا اکھاڑا واقع ہے—

(الف) راجگیر میں (ب) نالندہ میں (ج) بودھ گیا میں

4 بتایئے۔

(الف) بودھ گیا کیوں مشہور ہے؟

(ب) اپنے اسکول سے آپ راجگیر جائیں گے تو راستے میں آپ کو کیا کیا نظر آئے گا؟

(ج) وشنو پد مندر کی تعمیر کس نے کرائی تھی؟ اس میں کس طرح کے پتھروں کا استعمال کیا گیا ہے؟

(د) راجگیر میں گرم آبی کنڈ ہے، کیوں؟

(ہ) جل مندر کیوں مشہور ہے؟

سبق-10

بہار کی سیر-2

درجہ 6 کے بچوں میں یہ جان کر خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا کہ اگلے اتوار کو وہ سب سہسرام واقع شیر شاہ کا مقبرہ، پٹنہ کا گول گھر، عجائب خانہ (میوزیم) اور پٹنہ سیٹی میں واقع تخت ہرمندر صاحب گھومنے جائیں گے۔ استاد نے بتایا کہ کل ہیڈ ماسٹر صاحب اس سلسلے میں باتیں کریں گے۔

اگلے دن دعائیہ کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے درجہ 6 کے بچوں کو اپنے چیمبر میں بلا کر اہم ہدایتیں دیں۔

تعلیمی دورے پر جانے سے پہلے اہم سامانوں کی فہرست بنائیے۔

انہوں نے بتایا کہ سہسرام قومی شاہراہ نمبر-2 کے کنارے روہتاس ضلع کا ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں سے دہلی- ہاوڑا جوڑنے والی گرینڈ کورڈ ریلوے لائن بھی گزرتی ہے۔

راکیش اپنے تجسس کو نہ روک سکا اور پوچھ بیٹھا— سر ہم لوگ وہاں کیا ریل گاڑی سے جائیں گے؟

ہیڈ ماسٹر صاحب مسکراتے ہوئے بولے— نہیں، ہم لوگوں نے ایک بس کرائے پر لے رکھی ہے اور بس سے ہی ہم لوگ سہسرام میں مقبرہ دیکھیں گے اور وہیں سے پٹنہ پہنچیں گے۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نے سبھی بچوں کو اس دن اسکولی لباس پہن کر اور ایک ڈائری، قلم کے ساتھ آنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے بچوں کو تین گروپ میں بانٹ دیا اور ہدایت دی کہ ہر ایک گروپ کے بچے دیکھے گئے مقاموں کے متعلق حاصل جانکاریاں اور اطلاعت نوٹ کریں گے۔ دورے سے لوٹنے کے بعد بڑے گروپ میں اس کا تذکرہ کیا جائے گا۔

افغان حکمراں کہنے کا کیا مطلب ہے؟ استاد سے معلوم کیجئے۔

وقت مقررہ پر سبھی بچوں نے پہلے سے طے شدہ قابل دید مقامات کو دیکھا۔

سنیچر کے دن اسکول کے ایوان اطفال (بال سبھا) میں ہیڈ ماسٹر صاحب کی ہدایت

کے مطابق گروپ 'الف' کے بچوں نے بڑے گروپ کو بتایا کہ روہتاس ضلع کے ہیڈ کوارٹر سہسرام میں افغان حکمراں شیر شاہ کا مقبرہ واقع ہے۔

فرید خاں نے عالم شباب میں ہی اپنے محافظ کی حفاظت کرتے ہوئے ایک شیر کو تلوار سے ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دئے تھے۔ تبھی سے اسے شیر شاہ پکارا جانے لگا۔

شیر شاہ نے ہمایوں کو ہٹا کر ہندوستان کی گدی پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ مقبرہ شیر شاہ نے اپنی حیات میں ہی بنوانا شروع کر دیا تھا۔ یہ مقبرہ ہشت زاویہ نما ہے جو لال پتھروں سے بنا ہوا ہے۔ مقبرے کی چھت گنبد نما ہے۔ یہ مقبرہ ایک تالاب کے بیچوں بیچ ہے اور وہاں تک جانے کے لئے بیچوں بیچ ایک پل صدر دروازے سے مقبرہ تک بنا ہوا ہے۔ یہ مقبرہ ہندوستانی محکمہ آثار قدیمہ کے تحفظ میں ہے۔ اس کے ملازمین اس کی دیکھ ریکھ کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر گروپ 'الف' نے اپنی بات ختم کی۔ سبھی بچوں نے تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔

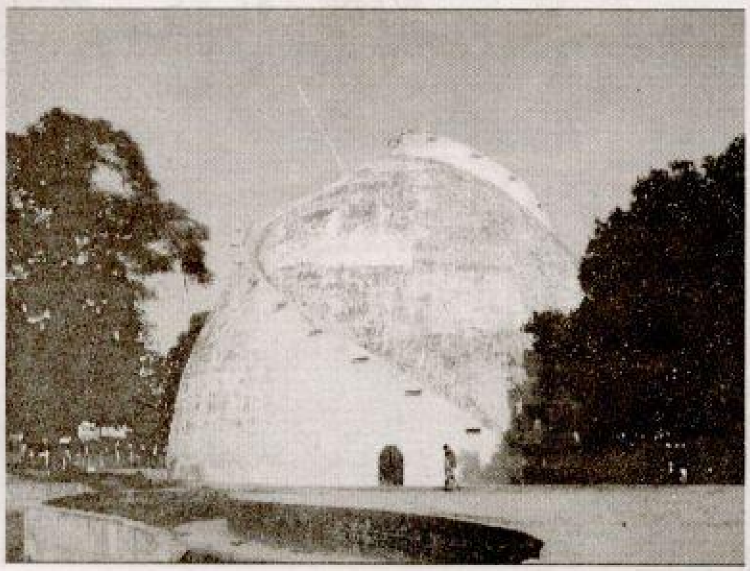

تصویر-10.1 پٹنہ واقع گول گھر

اب گروپ 'ب' کی باری تھی۔ گروپ 'ب' کی جانب سے ریتا نے کہنا شروع کیا— ہم لوگ دوپہر کے وقت پٹنہ پہنچے اور سب سے پہلے گول گھر دیکھنے گئے۔ یہ جگہ پٹنہ کے گاندھی میدان کے مغرب میں واقع ہے۔ گول گھر کی گول دیواروں پر ایک نوٹس بورڈ لگا ہے، جس میں گول گھر کے متعلق کئی معلومات دی گئی ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ اس کی تعمیر **کیپٹن جان گالسٹین نے 1776ء** میں غلّہ کے محفوظ ذخیرہ کے مقصد سے کرائی تھی تاکہ قحط کے وقت اس غلّہ سے مدد پہنچائی جاسکے۔ اس کی دیواریں 12 فٹ موٹی اور 96 فٹ اونچی ہیں۔ اس کی بلندی پر چڑھنے کے لئے دونوں جانب سے سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہم سب سیڑھیاں چڑھ کر گول گھر کے اوپر پہنچے۔ وہاں سے پورا پٹنہ دکھائی دیتا ہے۔ شمال کی طرف گنگا ندی بالکل پاس سے بہتی ہے اور دور مشرق میں مہاتما گاندھی پل دکھائی دیتا ہے۔ گاندھی میدان کا وسیع و عریض علاقہ اور ایک کنارے پر واقع شری کرشن میموریل ہال اور چاروں طرف اونچی عمارتیں بہت ہی دلکش لگتی ہیں۔ اتنا کہہ کر ریتا چپ ہوگئی۔

شری کرشن میموریل ہال کی افادیت معلوم کیجئے۔

تصویر۔10.2 عجائب خانہ، پٹنہ

اسی گروپ کے روی نے بات آگے بڑھائی— گول گھر کے نزدیک میں ہی پٹنہ میوزیم (عجائب خانہ) واقع ہے۔ یہاں اسکولی بچوں کو رعایتی شرح پر داخلہ کا ٹکٹ ملتا ہے۔ ٹکٹ لینے کے بعد ہم لوگ اندر گئے۔ چاروں طرف بڑا سا باغیچہ ہے اور بیچ میں عجائب خانہ کی عمارت ہے۔ ہمارے گائڈ نے بتایا کہ یہ عمارت راجستھانی طرز میں بنی ہے۔ عجائب خانہ کے باغیچے میں سامنے ہی توپ رکھے ہیں۔ یہ توپیں انگریزی دور حکومت کی ہیں۔ چاروں طرف کئی بڑے بڑے نایاب مجسمے بھی دیکھنے کو ملے۔ خاص عمارت میں داخل ہوتے ہی ایک بڑا پیڑ رکھا ہوا نظر آیا جو تقریباً 5000 سال پرانا ہے اور اس کی لکڑیاں اب پتھر نما ہوگئی ہیں۔ یہ پتھر نما درخت فوسل کا نمونہ ہے۔ عجائب خانہ میں بھگوان بدھ اور جین اور موریہ عہد کے اہم مجسموں، سکوں اور برتنوں کو دیکھا۔ سبھی چیزوں کے پاس نام کے ساتھ ان کی عمر، اور افادیت لکھی ہوئی تھی جسے پڑھ کر اس کے بارے میں سمجھا جا سکتا ہے۔ وہاں ایک راجندر ہال بنا ہوا ہے۔ یہاں صدر جمہوریہ کی حیثیت سے راجندر پرساد کو ملے تحفوں اور چیزوں کو یاد کی شکل میں رکھا گیا ہے۔ ہاں، میوزیم میں رکھی کسی چیز کو کبھی چھونا نہیں چاہئے۔ وہاں ہر جگہ ایسی ہدایتیں لکھی تھیں۔ ہر کمرے میں دیوار پر کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی چھوئے گا تو کیمرے میں اس کی فوٹو آجائے گی۔ وہاں پتھر کا ایک خوبصورت سا مجسمہ تھا جس پر 'یکشنی' لکھا ہوا تھا۔ وہ مجسمے دیدار گنج میں ملے تھے۔ وہ مجسمے بہت ہی چمک رہے تھے اور اس کے گلے میں ایک ہار بھی تھا۔ ہم سب نے گھوم گھوم کر پورا عجائب خانہ دیکھا۔ عجائب خانہ دیکھنے سے تواریخ کی سمجھ بنتی ہے۔ رحمت نے اپنی بات ختم کی۔ سب نے تالی بجا کر استقبال کیا۔

عجائب خانہ میں رکھی چیزوں کو چھونے سے کیوں منع کیا جاتا ہے۔ تذکرہ کیجئے۔

استاد نے **اب** سندر لال کو بولنے کا اشارہ کیا۔ سندر لال نے کہنا شروع کیا— ہم لوگوں نے پٹنہ سیٹی میں گرو گووند سنگھ جی کی **جائے پیدائش** بھی دیکھی۔ اسے تخت شری ہرمندر صاحب گرودوارا کہتے ہیں۔ سفید سنگ مرمر سے بنا یہ گرودوارا **عالیشان** ہے۔ یہ سکھوں کی مشہور زیارت گاہ ہے۔ گرو گووند سنگھ کے یوم پیدائش پر یہاں میلہ لگتا ہے۔ یہاں ملک و بیرون ملک کے سکھ حصہ لینے آتے ہیں۔ اس مقدس مقام پر ہم لوگ اپنے سر پر رومال رکھ کر گئے۔ اندر

گروگرنتھ صاحب رکھا ہوا تھا اور گروبانی پڑھی جا رہی تھی۔ باہر نکلنے پر پرساد ملا۔ یہاں لنگر بھی چلتا ہے، جہاں لوگوں کو مفت کھانا کھلایا جاتا ہے۔ شام ہوگئی تھی۔ اس لئے ہم لوگ بس میں بیٹھ کر لوٹ آئے۔

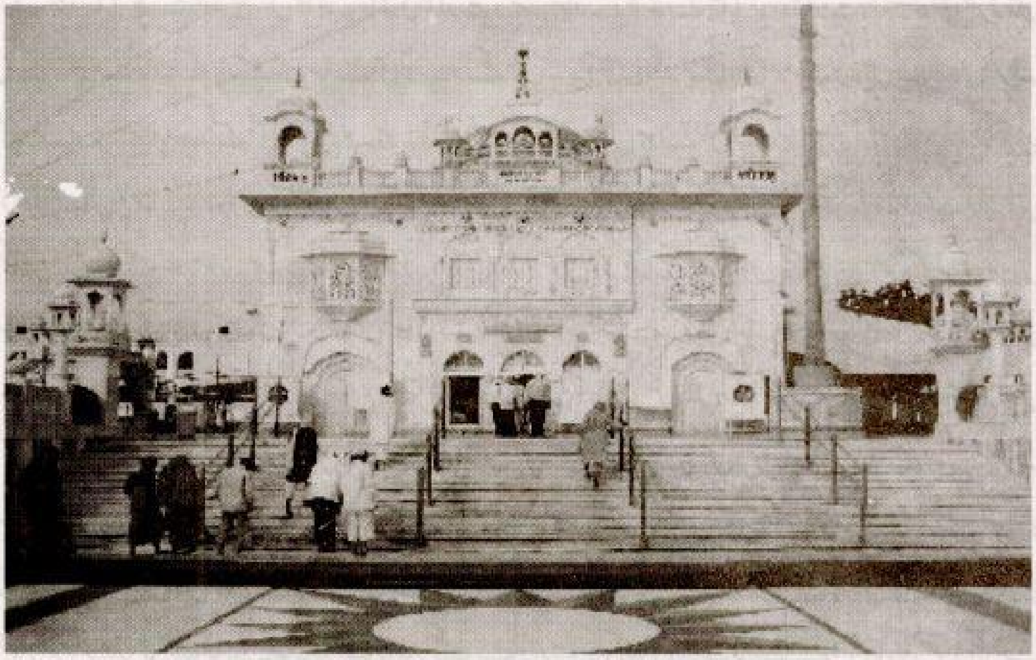

تصویر۔10.3 تخت ہرمندر صاحب، پٹنہ

سبھی بچوں نے تالیاں بجا کر ان سب کا اہم معلومات فراہم کرنے کے لئے شکریہ ادا کیا اور آپس میں انہی مقام کے متعلق تذکرہ کرنے لگے۔

﴿ مشق ﴾

1 خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

(الف) تخت شری ہرمندر..................میں واقع ہے۔

(ب) شیر شاہ کا مقبرہ..................زاویہ نما ہے۔

(ج) گرینڈ کورڈ ریلوے..................کو جوڑتی ہے۔

(د) گول گھر کی تعمیر..................نے کرائی۔

(ہ) دیدار گنج میں..................کی مورتی ملی۔

2 صحیح جوڑے ملائیے:

لنگر	سہسرام
پٹنہ میوزیم (عجائب خانہ)	مفت کھانا
گول گھر	راجندر ہال
رہتاس	اناج کا ذخیرہ

3 صحیح قول میں (✓) کا نشان لگائیں اور غلط قول میں غلط (X) کا نشان لگایئے:

(الف) شیر شاہ کو ہرا کر ہمایوں نے ہندوستان کی گدی پر قبضہ کیا۔

(ب) پٹنہ سے گیا کو جوڑنے والی ریلوے لائن گرینڈ کورڈ لائن کہلاتی ہے۔

(ج) پٹنہ کا گول گھر کیپٹن جان گارسٹین نے بنوایا تھا۔

(د) پتھر کا مجسمہ 'یکشنی' پٹنہ کے دیدار گنج میں ملا تھا۔

(ہ) گرو گووند سنگھ کی جائے پیدائش تخت شری ہرمندر جی کہلاتی ہے۔

4 بتایئے:

(الف) گول گھر کہاں ہے؟ اس کی تعمیر کیوں کرائی گئی؟

(ب) شیر شاہ کون تھے؟ ان کا مقبرہ کہاں ہے؟

(ج) اگر آپ پٹنہ میوزیم (عجائب خانہ) جائیں گے تو آپ کو کون کون سی چیزیں نظر آئیں گی؟
(د) گروگووند سنگھ کی جائے پیدائش آج کس نام سے مشہور ہے؟ وہاں سکھ کیوں آتے ہیں؟

عملی سرگرمیاں

(الف) سہسرام۔ پٹنہ سڑک کے راستے کو نقشے میں دکھایئے۔ متبادل سڑک کے راستے بھی تلاش کیجئے۔
(ب) اگر ریل کے راستے سے ان جگہوں کا سفر کرنا ہو تو آپ کو کہاں کہاں سے ریل گاڑی پکڑنی ہوگی؟ ان ریل گاڑیوں کے نام معلوم کیجئے۔
(ج) ان جگہوں کو دیکھنے جانے کے لئے اپنے اسکول سے لے کر ان جگہوں تک کا روٹ چارٹ تیار کیجئے۔
(د) گروگووند سنگھ کون تھے؟ ان کے بارے میں تفصیل سے جانکاری جمع کیجئے۔
(ہ) لوریا نندن گڑھ، ویشالی، سون پور میلہ، مندار پہاڑ، منیر شریف، تھاوے مندر کے بارے میں معلوم کیجئے اور استاد سے تذکرہ کیجئے۔